

دوسری نعمت وہ ہے جو انسان کے بدن سے دور ہے جیسے آسمان زمین ہوا۔ پانی اور یہ دونیں اللہ نے ہر ایک کو دی ہے چاہے وہ کافر ہو یا مسلمان ہو، مرد ہو یا عورت ہو لیکن ایک تیسری نعمت ہے جو اللہ خالص اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے اور وہ ہے ایمان کی نعمت اور یہ ایمان کی نعمت اتنی قیمتی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا کی ہر چیز دنیا میں رہ جائیگی لیکن یہ ایمان ہمارے ساتھ قبر میں بھی اور میدان محشر میں بھی کام آئے گا۔ اور یہی ایمان کی برکت سے اللہ جہنم کی آگ سے بچائیگا اور یہ ایمان کی دولت اللہ نے حضرت نوح اور لوطؑ کی بیوی کو بھی نہیں دی تھی جو دولت خدا نے مجھے اور آپ کو دی ہے اس معلوم ہوا کہ خدا کو ہم سے کتنی محبت ہوگی۔ لیکن آج ہم کو اس کی قدر نہیں ہے حالانکہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جب تک اس دنیا میں ایک ایمان والا یعنی اللہ اللہ کہنے والا باقی رہیگا تو اللہ اس دنیا کے سارے نظام کو باقی رکھیں گے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر اس دنیا سے رائی کے دانے کے برابر ایمان کو بچا کر لے جائینگے تو اللہ اس دنیا سے دس گنا بڑی جنت عطا فرمائیں گے۔ تو ہمیں اس ایمان کو موت سے پہلے بنانا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔ (۱) اقرار بالآسان یعنی زبان سے اقرار کرنا (۲) تصدیق بالقلب یعنی دل سے یقین کرنا (۳) اعمال بالجوارح یعنی بدن سے اعمال کرنا۔ اور ان تینوں میں سے اصل جو ہے وہ تصدیق بالقلب ہے۔ اسلئے وہ حقیقت ہے جسے مولانا یونسؑ پونا والے فرماتے تھے کہ ایمان میں تین چیزیں ہیں (۱) لفظ (۲) صورت (۳) حقیقت۔ ان تینوں میں سے لفظ اور صورت سے کچھ نہیں ہوتا۔ جیسے مثال کے طور پر شیر ہے تو اس کا ایک لفظ ہے۔ اور ایک اس کی صورت ہے اور اس کی حقیقت ہے۔ تو دیوار پر شیر کا لفظ لکھنے سے چھوٹا بچہ بھی نہیں ڈرے گا، اسی طرح شیر کی صورت ہے کہ شیر کا ٹوٹا بنا دیا تو اس سے بھی کوئی نہیں ڈرے گا۔ لیکن اگر حقیقی شیر کا چھوٹا سا بچہ بھی آجائے تو بڑے سے بڑا پہلوان بھی بھاگ جائے گا۔ کیونکہ اسلئے کہ وہ حقیقت ہے۔ تو جو کچھ ہوتا ہے وہ حقیقت سے ہوتا ہے۔ تو اسی طرح ایک ایمان کا لفظ ہے لا الہ الا اللہ خالی کلمہ ہے کچھ نہیں ہوتا اسی صورت کے اعتبار سے اسکو دیوار پر بنا دیا دو تو کافر اس کو ہزار بار بھی پڑھے گا تو مسلمان نہیں ہوگا۔ اسلئے کہ وہ خالی لفظ ہے۔ کلمہ کے لفظ کے اندر بھی طاقت ہے لیکن کب؟ جب کہ اس کا تعلق دل سے ہو جیسے ایک کافر بادشاہ تھا اس نے مسلمانوں کو خوب تکلیف دی تھی ایک مرتبہ وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں آگیا تو مسلمانوں نے اس کو ایک دیگ میں پورا اور نیچے آگ جلائی تو اس کافر نے سب سے پہلے اپنے ہاتھ کو پکارا لیکن اس کے ہاتھ نے کچھ ناکندہ نہیں دیا پھر اس نے سوچا کہ میں جب مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا تو وہ ایک کلمہ پڑھتے تھے۔ تو وہ بھی دل میں مسلمان بن گیا اور لگا تا رکھ لا الہ الا اللہ پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ کی طرف سے نور آمد آئی اللہ نے آسمان سے بارش بھیجی تو آگ بجھ گئی اور ہوا کا طوفان ایسا چلا کہ دیگ اپنی بستی سے اڑ کر دوسری بستی میں جا کر گری جہاں پر کافر لوگ رہتے تھے۔ ان بستی والوں نے جب دیگ کھولا تو اندر سے کافر بادشاہ نکلا اس کو جب پوچھا تو اپنا پورا واقعہ سنایا کہ کلمہ کی وجہ سے اللہ نے میری مدد کی۔ تو اس واقعہ کو دیکھ کر ساری بستی والے مسلمان ہو گئے اس واقعہ سے کیا معلوم ہوا کہ کلمہ کے الفاظ میں بھی طاقت ہے جبکہ اس کا تعلق دل سے ہو تو پہلا ہے کلمہ کے الفاظ اس کا تعلق اگر دل سے نہ ہو، الفاظ سے بھی کچھ نہیں ہوتا اسی طرح صورت سے بھی کچھ نہیں ہوتا خالی مسلمان جیسے کپڑے پہننے سے اور خالی اعمال کرنے سے۔ اسی لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے بھی لوگ تھے۔ جو زبان سے اقرار بھی کرتے تھے اور بدن سے اعمال بھی کرتے تھے لیکن اسکے باوجود ایسے لوگوں کو اللہ کے نبیؐ نے منافقین کہا تھا۔ اسلئے کہ ان کے دلوں کا یقین بگڑا ہوا تھا دل سے وہ اللہ کا یقین نہیں کرتے تھے اسلئے بھائی اور بزرگوار عزیزو! ہمیں بھی اس یقین کو دل تک پہنچانے کے لئے ہمیں صرف ایک بالشت محنت کرنی ہے اور وہ ہے زبان کا بول دل میں اتر جاوے اور زبان کا اور دل کا فاصلہ خالی ایک بالشت ہے اگر ہم نے موت سے پہلے پہلے زبان کے بول کو دل میں اتار دیا تو ہمارے موت کے وقت زبان سے کلمہ نکلتا آسان ہو جائے گا اور موت سے پہلے پہلے زبان کے بول کو دل میں نہ اتارنا تو موت کے وقت زبان سے کلمہ نکلتا مشکل ہو جائیگا۔ جیسے حضرت شیخ زکریاؑ نے بہت سارے واقعات ذکر کئے ہیں ایک شرابی دارود والا دنیا سے جا رہا تھا لوگ اسے کلمہ پڑھا رہے تھے لیکن وہ اپنی زبان سے یوں کہتا تھا کہ تو بھی پی لے اور مجھے بھی پیادے۔ انتقال کے بعد جب انکے گھر والوں کو کہا تو پتہ چلا کہ پورا دن شراب دارود کی بوتل لے کر بیٹھتا تھا اور اپنے دوستوں سے یوں کہا کرتا تھا کہ تو بھی پی لے اور مجھے بھی پیادے۔ پوری زندگی یہی جملہ رفتار ہوا تو موت کے وقت بھی یہی زبان سے نکلا۔ بھائیو! ہم بھی جیسی زندگی گذاریں گے ویسی ہماری موت آئے گی۔ اسلئے ہم کو دل پر محنت کرنی ہے اور اگر ہم نے کلمہ کے یقین کو دل میں نہ بٹھایا خالی زبان پر رہا تو